سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اُردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

رکن اوّل و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد
بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ
بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین

رکن اوّل

در احوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

در احوال قیوم ثانی عروۃ الوثقی معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے
ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی
کوچہ ککے زئیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری
لاہور نے
بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر
سٹیم پریس لاہور باہتمام گوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت ... مجلد ... ۹ ... ہر دو رکن ... عہ

کے اُفق سے طلوع ہوا۔ اور اس کے وجود کے نُور سے تمام جہان اور اہل جہان منور ہو گئے ؎

مہے بر اَوجِ سپہرِ کمال طالع شد
کہ کس ندید چناں ماہ در ہزاراں سال

آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت لفظ **خاشع** سے نکلتی ہے۔ شمسی حساب کے مطابق آفتاب اس وقت برج حمل کے خانہ شرف میں تھا۔ جو بروج کی تمام منزلوں سے اعلیٰ اور اشرف ہے۔ اہل شام کے نزدیک یہ تشرین کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔

حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت اور الہام کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی کنیت **ابوالبرکات** لقب شریف **بدرالدین** اور اسم مبارک **شیخ احمد** مقرر کیا ؎

شہِ مُلکِ ولایت شیخ احمد بمثلش مادرِ ایام کم زاد

اُن واقعات کے بیان میں جو حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایامِ ولادت باسعادت میں ظاہر ہوئے

واقعہ حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرے فرزند شیخ احمد کی ولادت کے بعد مجھے غشی سی آگئی۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ تمام اولیائے اُمت ہمارے گھر میں آئے ہیں۔ اور ایک شخص کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے گذشتہ و آئندہ تمام اولیا کے سارے کمالات اپنے فضل و کرم سے شیخ احمد کو عنایت فرمائے ہیں اور اسے اپنی رحمت کا خزانہ بنا دیا ہے۔ دوستو! اس کی زیارت کرو۔ کیونکہ پروردگار کا حکم ہے کہ جو شخص اس کی زیارت کریگا میں اُس کے گناہ بخش دونگا۔ روز قیامت کے دن اسے اپنے مقربوں میں داخل کرونگا۔

واقعہ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے فرزند سعادت مند

شیخ احمد کی ولادت کے دن میں نے دیکھا کہ حضرت خاتم المرسلین و النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور تمام انبیاء اور آسمانی فرشتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرزند کی مبارکباد دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی خوشی سے گود میں لیکر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہکر فرماتے ہیں کہ میرا یہ فرزند میرے تمام کمالات کا وارث اور میرا قایم مقام ہوگا۔ اور میری امت کے دینوی اور اخروی تمام کارخانے کو سنبھالے گا۔ اب میرے دل کو تسلی ہوئی ؂

پھر حضرت مخدوم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اُمت کی طرف سے اپنے آپ کو کس طرح فارغ کر لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تک تو مَیں مع صحابہ کے اُمت کی طرف متوجہ تھا۔ ہزار سال کے عرصہ میں جسقدر اولیا پیدا ہوئے۔ ان میں سے کسی کو بھی ساری امت کے کارخانے کی برداشت کی طاقت نہ تھی کہ مَیں اس کے حوالے کرتا۔ اور بارگاہ حقیقی میں خلوت گزیں ہوتا۔ اب یہ فرزند ایسا ہوا ہے کہ اب مَیں ساری امت کا دنیاوی اور اخروی کارخانہ اس کے اور اس کے فرزندوں کے سپرد کر کے فراغ دلی سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں خلوت اختیار کرونگا۔ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ ہر پیغمبر اولوالعزم ہزار سال تک خلقت کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ بعدازاں جب اور پیغمبر آجاتا ہے۔ تو پھر پہلا پیغمبر بارگاہِ الٰہی میں خلوت گزیں ہوتا ہے۔ اس امت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حسب قاعدہ ہزار سال اُمت کی طرف متوجہ رہنا لازم تھا۔ اور بعد ازاں کوئی ایسا پیغمبر اولوالعزم ہوتا جو آپ کا قایم مقام ہوتا۔ کیونکہ گذشتہ زمانے میں یہی دستور چلا آیا ہے کہ بعد کا نبی پہلے نبی کے دین کی تقویت کرتا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی کا پیدا ہونا ناممکن ہے اس واسطے اس امت میں علمائے امت کو بنی اسرائیل کے انبیا کا سا مرتبہ دیا گیا ہے۔ تاکہ دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقویت کریں۔ گذشتہ زمانے میں جب ہزار سال بعد کوئی اولوالعزم پیغمبر برحق ہوتا۔ تو ساتھ ہی اس کا دین بھی جاتا رہتا۔ حق تعالےٰ اس کی بجائے کوئی اور اولوالعزم پیغمبر بھیجدیتا۔ اور اسے نئی شریعت عنایت کرتا۔ پس ہزار سال بعد